بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم ـ پنجشنبہ
۷ ربیع الثانی ۱۳۷۷ھ
فی پرچہ ۱ ؁

جلد ۴۶/۱۱ | ۳۱ اخاء ۱۳۳۶ ہش ۳۱ اکتوبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۲۵۷

پاکستان کی طرف سے شام کو شاہ سعود کی پیشکش قبول کر لینے کا مشورہ

جنرل اسمبلی میں ترکیہ کے خلاف شام کی شکایت پر بحث

نیویارک ۳۰ اکتوبر۔ پاکستان نے شام پر زور دیا ہے۔ کہ وہ ترکیہ کے ساتھ اپنے تنازعہ میں شاہ سعود کی طرف سے مصالحت کی پیشکش قبول کرلے۔ ترکیہ کے خلاف شام کی شکایت پر غور کرنے کے لئے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا اجلاس کل پھر منعقد ہوا ـــ پاکستانی مندوب سردار ممتاز علی خاں نے بحث کا آغاز کرتے ہوئے اس بات پر اظہار افسوس کیا۔ کہ شام نے اب تک سعودی فرمانروا کی پیشکش قبول نہیں کی ہے۔ آپ نے کہا کہ ترکیہ نے اس پیشکش پر جس طرح لبیک کہا ہے۔ اس سے ہم سب بے حد متاثر ہوئے ہیں۔ کیونکہ شاہ سعود ایک عظیم فرمانروا ہیں اور انہیں عالم عرب و اسلام میں بڑا باوقار مقام حاصل ہے۔

سردار ممتاز علی خاں نے مزید کہا کہ ترکیہ نے شاہ سعود کی پیشکش قبول کرکے اس جھگڑے کے پُرامن اور جلد از جلد تصفیہ کے لئے راستہ ہموار کر دیا ہے۔

"ترکیہ شام پر حملہ کرنیکی بجائے اسکی خوشحالی کا خواہاں ہے"

ہم نے اپنی سرحد پر دفاعی ضروریات سے زیادہ فوج نہیں لگائی ترکی [مندوب]

اقوام متحدہ ۳۰ اکتوبر۔ اقوام متحدہ میں ترکیہ کے مندوب مسٹر سلیم سارپر نے کل جنرل اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ جدید ترکیہ عرب ممالک کی مکمل آزادی اور خود مختاری کو مشرق وسطیٰ کی ترقی سلامتی اور امن کے لئے لازمی سمجھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم پڑوس میں ایک طاقتور۔ خوشحال اور آزاد شام کو اپنی سلامتی کی ضمانت خیال کرتے ہیں ـــ روس نے ترکیہ اور امریکہ پر بھی الزامات لگائے ہیں۔ وہ قطعی بے بنیاد ہیں۔

مسٹر سارپر نے کہا کہ ترکیہ نے اپنی سرحدوں پر دفاعی ضروریات سے زیادہ فوج کبھی جمع نہیں کی۔ البتہ اس پر جو سنگین الزامات لگائے گئے ہیں۔ اور جو دھمکیاں دی گئی ہیں۔ ان کی وجہ سے ترکیہ نے احتیاطی تدابیر کی ہیں

مجلس انصار سلطان القلم کا اجلاس

مجلس انصار سلطان القلم ربوہ کا اجلاس بروز جمعرات مورخہ ۳۱/۱۰/۵۷ بوقت ۱/۲ ۴ بجے بعد [دوپہر] کمیٹی روم تحریک جدید میں منعقد ہوگا جس میں مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر اور مکرم جمیل الرحمن صاحب رفیق اپنے مقالے پڑھیں گے۔ مکرم شیخ روشن دین تنویر۔ مکرم ابو الحسن صاحب قدسی اور مکرم عبد السلام صاحب اختر تازہ کلام پیش کریں گے۔ اصحاب ذوق سے شمولیت کی درخواست ہے (سکرٹری)

ربوہ میں قومی بچت

کی اہمیت پر تقریر

مورخہ ۲۷ اکتوبر کو ربوہ میں ریلوے سٹیشن کے قریب محکمہ نیشنل سیونگز کے عملہ نے بعض دستاویزی فلموں کی نمائش کرکے سمال سیونگز سکیم کی اہمیت واضح کی۔ اس موقعہ پر مکرم امیر الدین صاحب اسسٹنٹ ڈائرکٹر نیشنل سیونگز نے مختلف مواقع پر بچت کرنے اور اس بچت سے تعمیر و ترقی کے قومی منصوبوں کو کامیاب بنانے کی تحریک کی اس پروگرام میں کثیر تعداد میں لوگ شریک ہوئے (صدر عمومی ربوہ)

دعوتِ ولیمہ

مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۷ء کو محترمہ سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بھتیجے جمال یوسف صاحب (ابن سیٹھ محمد سعید صاحب آف جدہ) کارکن نظارت امور عامہ کی دعوت ولیمہ کا اہتمام فرمایا۔ جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افراد کے علاوہ دیگر احباب جماعت کثیر تعداد میں شریک ہوئے علاوہ دوسرے احباب کے حضرت [illegible] (باقی صفحہ ۸ پر)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۰ اکتوبر۔ حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ کئی رات کی تکلیف بے چینی اور بے خوابی و خستگی کے بعد کل رات نصف شب کے بعد نیند آجانے سے طبیعت بحال ہو گئی۔ اس وقت کہ صبح کے آٹھ بجے ہیں۔ ضعف تو بہت ہے۔ لیکن درد کی کوئی شکایت نہیں۔ اور ضعف بھی کل شام کی نسبت کم ہے۔ احباب کامل شفایابی کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

مکرم مولوی رحمت علی صاحب سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا کا مورخہ ۲۸ اکتوبر کو دوبارہ اپریشن ہوا ہے۔ مکرم مولوی صاحب موصوف طویل علالت کے باعث بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ احباب کرام خاص توجہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کامیاب کرے۔ اور آپ کو صحت کاملہ سے نوازے آمین۔

ربوہ ۳۰ اکتوبر (بذریعہ فون) مکرم ملک عبد الرحمن صاحب خادم کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ ۲۸ اور ۲۹ کی درمیانی شب طبیعت خدا کے فضل سے بالکل پرسکون رہی۔ نیند بھی آگئی۔ ۲۹ کا دن بھی بالکل آرام سے گزرا۔ ۲۹ کی صبح کو ڈاکٹر پیرزادہ صاحب نے جگر کا معائنہ فرما کر بتایا۔ کہ جگر کافی حد تک اپنی جگہ پر آچکا ہے۔ اس کے علاوہ عام طبیعت بشاش بشاش ہے ڈاکٹر صاحب نے حالت تاحال خطرہ سے باہر قرار نہیں دی۔ احباب دعائے صحت جاری رکھیں۔

مکرم خورشید احمد صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل ایک ہفتہ سے بعارضہ انفلوئنزا اور ٹیفائڈ بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں اسی طرح ان کی اہلیہ اور دونوں بچے بھی بیمار رہیں۔ احباب سب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء سے

مبلغ اسلام جناب بشیر احمد آرچرڈ کا خطاب

ربوہ ۳۰ اکتوبر۔ مبلغ اسلام محترم بشیر احمد آرچرڈ صاحب نے کل دو بجے بعد دوپہر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اساتذہ اور طلباء سے خطاب کرتے ہوئے "ویسٹ انڈیز" کے۔ جغرافیائی۔ تمدنی اور تبلیغی حالات بیان کئے۔ اور اپنی طرح طلباء کو اپنی زندگی اسلام کی خدمت کے لئے وقف کرنے کی تلقین کی۔ آپ کی نصف گھنٹہ کی ایمان افروز تقریر نہایت انہماک اور دلچسپی سے سنی گئی۔

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع [کیا]

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۵ء

خود فراموشی

احمدیت کی حقانیت کا ایک عظیم اور بیّن ثبوت یہ ہے۔ کہ اس کے مخالفین اصولی بحث میں عاجز آکر اس کے خلاف صرف اشتعال انگیزی ہی کرنے پر مجبور ہیں چونکہ وہ محسوس کرتے ہیں کہ ان کے پاس مخالفت کے لئے مضبوط دلائل نہیں ہیں اور قرآن و حدیث کے رو سے عقائد کے خلاف کوئی مواد نہیں مل سکتا۔ اس لئے وہ مجبور ہوتے ہیں۔ کہ اوچھے ہتھیار استعمال کریں۔ اور عوام کو بھڑکائیں۔ اور جبر و استبداد سے کام لیں

ان مخالفین میں سے سب سے عجیب و غریب معاملہ اسلامی کہلانے والی جماعت کا ہے۔ یہ جماعت جو جماعت احمدیہ کی نقل میں کھڑی ہوئی ہے۔ اور جو تمام دینی معاملات میں دہیسے تو احمدیہ علم الکلام سے سرقہ کرتی ہے جماعت احمدیہ کی مخالفت میں بری طرح احساس کمتری میں مبتلا ہے یہاں تک کہ اندھے جوش میں اپنی تاریخ کو اور اپنے مسلمات کو بھی فراموش کر دیتی ہے۔

یہی نہیں بلکہ احمدیت کی مخالفت میں تمام وہی ہتھیار استعمال کرتی ہے جو تاریخی مخالفین حق شروع سے حق کی مخالفت میں استعمال کرتے آئے ہیں۔ وہی طنز و تمسخر وہی خود فراموشی وہی ضد اور ہٹ اور وہی جبر و اکراہ الغرض قرآن کریم میں مخالفین حق کی گنوائی ہوئی تمام کی تمام صفات آپ جماعت اسلامی کے ترجمانوں میں پائیں گے سرمو فرق نہیں ہوگا۔ پھر آپ دیکھیں گے کہ یہ لوگ اپنے اخبارات میں جماعت احمدیہ کے خلاف انہی باتوں کا اعادہ کرتے رہتے ہیں۔ ایک تازہ مثال ملاحظہ ہو۔۔ روزنامہ تسنیم اپنی اشاعت ۲۲ اکتوبر میں رقمطراز ہے۔

"آج قادیانی جماعت اپنی دنیوی اغراض کے لئے مسلمانوں میں شامل ہونے پر کتنا ہی اصرار کرے۔ مگر وہ اپنے لٹریچر سے ان واضح عبارتوں کو حذف نہیں کر سکتی جن میں وہ صاف طور پر خود کو مسلمانوں سے جدا قرار دے چکی ہے۔ اور جن کی بناء پر مسلمانوں نے بھی قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کر رکھا ہے۔ یعنی اس معاملہ میں طور فیصلہ متفق گردید رائے بو علی با رائے من کی مصداق ہے۔ اگر باور نہ ہو تو صرف ذیل کی عبارت ہی ملاحظہ فرما لیجئے۔

۳ دسمبر ۱۹۱۳ء کے الفضل میں ذیل کی عبارت شائع ہوئی تھی

"عبداللہ کوئیلم نے حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ایک مشن قائم کیا۔ بہت سے لوگ مسلمان ہوئے۔ مسٹر ویب نے امریکہ میں ایسی اشاعت شروع کی۔ مگر آپ (مرزا صاحب) نے مطلق ان کو ایک پائی کی مدد نہ کی۔ اس کی وجہ یہ کہ جس اسلام میں آپ (مرزا صاحب) پر ایمان لانے کی شرط نہ ہو۔ اور آپ کے سلسلہ کا ذکر نہ ہو اسے آپ اسلام ہی نہ سمجھتے تھے یہی وجہ ہے کہ حضرت خلیفہ اول نے اعلان کیا تھا کہ ان (مسلمانوں) کا اسلام اور ہے۔ اور ہمارا اسلام اور ہے"

کیا اس کے بعد بھی قادیانی جماعت کے افراد مسلمانوں میں شامل رکھے جانے کا حق رکھتے ہیں"

(تسنیم لاہور ۲۲ اکتوبر)

ہم نے تسنیم کی تمام عبارت اپنے اصول کے مطابق اس لئے نقل کر دی ہے۔ تاکہ کسی کو یہ گمان نہ ہو کہ کتر و بیونت کی گئی ہے

ایک بے ضرر عبارت سے جو نتیجہ تسنیم نے نکال کر اشتعال انگیزی کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کی وضاحت کی چنداں ضرورت نہیں۔ صرف ہم اتنا عرض کرتے ہیں۔ کہ تسنیم کو اگر ذرا بھی ہوش ہوتا۔ تو وہ اپنی تاریخ کو اس طرح فراموش کرکے جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال انگیزی کرنے کی جرأت نہ کرتا۔ وہ مودودی صاحب کی وہ تمام عبارتیں اور افعال بھول گیا ہے۔ جن میں انہوں نے موجودہ مسلمانوں کے اسلام کو کفر سے بھی (نعوذ باللہ) بدتر کہا ہے۔

تسنیم نے جو حوالہ دیا ہے۔ وہ ۱۹۱۳ء کا ہے۔ ہم مودودی صاحب کی کتاب "سیاسی کشمکش حصہ سوم" سے صرف ایک حوالہ پیش کرتے ہیں۔ اور تسنیم سے پوچھتے ہیں۔ کہ وہ بتلائے۔ کہ مودودی صاحب کے اس حوالہ کا جو مطلب ہے۔ کیا وہی نہیں ہے۔ جو ان الفاظ کا ہے۔ جس کو پیش کرکے وہ جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال انگیزی کرنا چاہتا ہے۔ یہ کتاب جس کا حوالہ نیچے درج کیا جاتا ہے۔ مرکزی مکتبہ جماعت اسلامی اچھرہ، لاہور کی شائع کردہ ہے۔ اور ششم ایڈیشن ہے۔ گویا پاکستان بننے کے بعد شائع کی گئی ہے۔ حوالہ ملاحظہ ہو

"تشریح۔ اس جماعت میں کوئی شخص اس مفروضہ میں شامل نہیں کر لیا جائے گا۔ کہ جب وہ مسلمان گھر میں پیدا ہوا ہے۔ اور اس کا نام مسلمانوں کا سا ہے۔ تو ضرور مسلمان ہوگا۔ اسی طرح کوئی شخص کلمہ طیبہ کے الفاظ اور بے سمجھے بوجھے محض زبان سے ادا کرکے بھی اس جماعت میں نہیں آسکتا۔ اس دائرے میں آنے کے لئے شرط لازم یہ ہے۔ کہ آدمی کو کلمہ طیبہ کے معنے و مفہوم کا علم ہو۔ وہ جانتا ہو۔ کہ اس کلمہ میں نفی کس چیز کی ہے۔ اور اثبات کس چیز کا۔ اور اس نفی و اثبات کی شہادت اس کے طرز خیال اور طرز زندگی میں کس قسم کے تغیر کا تقاضہ کرتی ہے۔ یہ سب کچھ جاننے اور سمجھنے کے بعد جو شخص اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمداً رسول اللہ کہنے کی جرأت کرے۔ صرف وہی اس جماعت میں داخل ہو سکتا ہے۔ خواہ وہ نسلاً غیر مسلم ہو۔ اور ابتداءً یہ شہادت ادا کرے۔ یا پیدائشی مسلمان ہو۔ اور اب پورے فہم و شعور کے ساتھ اپنے سابق ایمان کی تجدید کرے۔ ....

(۵) ادائے شہادت کے بعد جو تغیرات ہر رکن جماعت کو بتدریج اپنی زندگی میں کرنے ہوں گے۔ وہ یہ ہیں۔

(۵) فاسقین و فجار اور خدا سے غافل لوگوں سے ربط و تعلق توڑنا اور صالحین سے ربط قائم کرنا۔

(و) ان تمام اداروں سے تعلق منقطع کرنا جو جاہلیت کی خدمت کرتے ہوں۔ اور جن کا مقصد حاکمیت رب العالمین کے قیام و اثبات کے سوا کچھ اور ہو۔ ایسے اداروں کے ساتھ وقتی ضروریات کے لحاظ سے تعاون یا صلح و موادعت کے معاملات کئے جا سکتے ہیں۔ مگر یہ افراد کا کام نہیں بلکہ جماعت کا کام ہے۔ کوئی رکن انفرادی طور پر ایسے کسی ادارے کا جزو نہیں بن سکتا۔"

(مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوم صفحہ ۱۷۴، ۱۷۵)

کیا اس حوالہ سے ثابت نہیں ہوتا کہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے نزدیک۔

(اول) مودودی صاحب اور ان کی جماعت کا اسلام اور ہے۔ اور دیگر مسلمانوں کا اسلام اور ہے۔

(دوم) مودودی صاحب اور ان کی جماعت اپنے سوا تمام دوسرے مسلمانوں کو صرف فاسق فاجر ہی نہیں سمجھتی۔ بلکہ انہیں غیر مسلم یعنی پکا کافر قرار دیتی ہے۔

(سوم) تمام دوسرے مسلمانوں کو نہ صرف کافر سمجھتی ہے۔ بلکہ ان سے ہر قسم کا تعلق منقطع کرنا ضروری سمجھتی ہے۔ خواہ یہ تعلق دینی ہو یا دنیوی۔

(باقی صفحہ ۷ پر)

سیرالیون مغربی افریقہ کے وزیر اعظم کو جماعت احمدیہ کی طرف سے قرآن کریم انگریزی اور سوانح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشکش

وزیر اعظم اور معدنیات و زراعت کی طرف سے جماعت احمدیہ کی دینی اور تعلیمی خدمات کا اعتراف

از مکرم چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ انچارج فری ٹاؤن مشن بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

(۲)

جب مکرم امیر صاحب تمام ایڈریس پیش کر چکے تو وزیر اعظم صاحب اور تمام حاضرین کھڑے ہو گئے۔ اور نہایت ادب سے وزیر اعظم کی خدمت میں قرآن کریم انگریزی جو کہ ایک نہایت خوبصورت غلاف میں ملفوف تھا۔ اور لائف آف محمد صلے اللہ علیہ وسلم پیش کی۔ جس کو وزیر اعظم نے بھی ویسے ہی ادب اور شکریہ کے جذبہ سے قبول فرمایا۔

اس کے بعد وزیر اعظم نے مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری کے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ "میرے لئے یہ خوشی اور عزت کا مقام ہے کہ آج مجھے جماعت احمدیہ کی طرف سے قرآن کریم انگریزی اور لائف آف محمد جیسے بیش قیمت اور نادر تحائف پیش کئے جا رہے ہیں۔

پس یہ امر میرے لئے یقیناً باعث فخر اور عزت افزائی کا ہے۔ اب میں اس کا ضرور مطالعہ کروں گا۔ تاکہ اس کی سچائی کو سمجھتے ہوئے اس کی تعلیم سے فائدہ اٹھا سکوں۔

آپ نے مزید فرمایا کہ گو بچپن میں عیسائی سکول میں ٹریننگ لینے کی وجہ سے میں آج مذھباً عیسائی ہوں۔ مگر مجھے دوسرے مذاہب کی خوبیوں کی قدر کرنا آتا ہے۔ اور میں یہ خوب سمجھتا ہوں کہ یہ کس قدر ضروری ہے۔ مجھے بچپن سے ہی اسلام سے کافی دلچسپی رہی ہے۔ اور اب تک میں اسلامی اور یورپین دونوں قسم کے لباس استعمال کرتا ہوں۔ میرے خاندان کے کئی افراد مسلمان ہیں۔ حتیٰ کہ میرے چچا بھی مسلمان تھے اور ان میں اور میرے باپ میں ہمیشہ یہ کشمکش جاری رہتی تھی باپ عیسائی ہونے کی وجہ سے مجھے عیسائی لباس پہنا کر دیتے اور عیسائی تہذیب اور آداب کی تلقین کرتے رہتے تھے اور جب میں چچا کے گھر جاتا۔ تو وہ مجھے اسلامی لباس پہنا کر باقاعدہ مسجد لے جاتے تھے۔

جب میں "بو" شہر میں مستقل طور پر مقیم تھا تو میں احمدی مبلغین کا بہت قریبی ہمسایہ تھا۔ کیونکہ میرا مکان اور عبادت گاہ احمدیہ مشن کے بالکل قریب تھی۔ مجھے احمدیہ مشن میں بھی ان دنوں بطور ڈاکٹر کئی دفعہ جانے کا اتفاق ہوا تھا۔

"میں احمدیہ مشن اور ان مبلغین کی مساعی قربانیوں اور سادہ طرز رہائش سے بہت متاثر ہوں مبلغین کو وہ اسباب و سامان اور آسانیاں میسر نہیں ہیں جو کہ اس ملک کے دوسرے مشنوں کو ہیں۔ مگر پھر بھی احمدی مبلغین ہمہ تن اس ملک کی دینی اور تعلیمی بہبودی میں منہمک نظر آتے ہیں۔

میں آپ کے سکولوں سے بھی اچھی طرح آشنا ہوں اور ایک مرتبہ مجھے بطور میڈیکل آفیسر "رو کو پر" میں آپ کے سکول کے معائنہ کا بھی موقعہ ملا تھا۔ اور جس طرز اسلوب سے وہاں بچوں کو انگریزی اور عربی کے سبق دئے جاتے تھے۔ اس سے میں آج تک متاثر ہوں اور سکول کی مذہبی اور اخلاقی خاموش فضا کا نقشہ بھی آج تک میرے ذہن میں موجود ہے۔ میں یہ جانتا ہوں کہ بطور وزیر اعظم میں عیسائیوں اور مسلمانوں سب کا لیڈر ہوں اور اپنی اپنی مشکلات کی دوری کے لئے اور ترقی کی سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے سب کی نظریں یکساں طور پر میری اور میری گورنمنٹ کی طرف اٹھتی ہیں۔ پس میں آج مسلمانوں بلکہ ہر مذہب و فرقہ کے پیراؤں کو یقین دلاتا ہوں کہ جو لوگ ہم سے ہر لحاظ سے یکجائی اور مساوات کے سلوک کی امید رکھتے ہیں وہ یقیناً حق پر ہیں اور وہ سب میری گورنمنٹ کو اپنی اپنی امیدوں کے مطابق ہی پائیں گے۔ اور میری حکومت ہر مذہب اور فرقہ کو آزادی سے اپنے اپنے مذہب پر عمل کرنے تبلیغ کرنے اور اپنے تعلیمی پروگراموں کو عملی جامہ پہنانے میں ہر ممکن مدد دے گی۔ اور کسی سے جانبدارانہ سلوک نہیں ہوگا۔

حزب مخالف کے لیڈر آنریبل محمود احمد صاحب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا "تحمل و رواداری خواہ وہ مذہبی یا سیاسی ہو یا سوشل نہ صرف اچھی چیز ہے۔ بلکہ ملک کی ترقی اور امن و صلح اور باہمی تعاون و اتفاق کے قیام کے لئے نہایت ہی ضروری ہے ہماری سیاسی امور میں رواداری اور فراخ دلی کی زندہ مثال اس وقت آپ کے سامنے موجود ہے۔ لیجسلیٹو کونسل چیمبر میں ہم اور آنریبل محمود احمد اور ان کے کامریڈز خواہ ایک دوسرے کی کتنی بھی مخالفت کریں۔ اور کتنی ہی گرم جوشی کے ساتھ ایک دوسرے پر نکتہ چینی کریں۔ چیمبر سے باہر نکل کر ہم میں پھر وہی دوستانہ تعلقات اور بے تکلفی نمایاں ہو کر اپنا رنگ دکھانے لگتی ہے۔ چنانچہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ میرے دوستانہ اور بے تکلفانہ طور پر بلانے پر میرے پارلیمنٹری حزب مخالف کے لیڈر آنریبل محمود احمد صاحب میرے دفتر میں تشریف لائے ہوئے ہیں اور اس وقت اس تقریب میں بھی موجود ہیں۔

آخر میں آپ نے ایک دفعہ پھر فرمایا کہ میں آپ کے تحفہ اور عزت افزائی کا تہ دل سے شکر گزار ہوں اور نہایت خوشی اور ادب سے ہمیں اپنے دفتر سے الوداع کیا اور اس طرح یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

فجزاھم اللہ احسن الجزاء

اس موقعہ پر پریس فوٹو گرافر نے فوٹو لئے چنانچہ یہاں کے مشہور اخبار "ڈیلی میل" نے صفحہ اول پر کارروائی کے خلاصہ کے ساتھ یہ فوٹو شائع کیا۔ اس کے علاوہ پبلک ریلیشن آفس کے نمائندہ نے مکرم امیر صاحب کے ایڈریس کا خلاصہ اسی دن اور اگلے دن دو مرتبہ سیرالیون ریڈیو سے نشر کیا۔ جس کی وجہ سے پبلک پر اس کا بہت اثر ہوا۔ اور کئی لوگوں نے بالمشافہ مبارکباد دی۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ سیرالیون مشن کی مشکلات دور کرے۔ اور کامیابی عطا فرمائے آمین

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دنیا کی محبت میں انہماک سب سے بڑا گناہ ہے

سب سے بڑا گناہ جو اس وقت مسلمانوں کے درمیان پھیلا ہوا ہے۔ وہ دنیا کی محبت ہے۔ سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے ہر وقت دنیا کا غم لگا ہوا ہے۔ اگر اس قدر غم کسی کو دین کے واسطے ہوتا تو بیڑا پار ہو جاتا۔ ملازم لوگ اپنی نوکری میں چست رہتے ہیں لیکن جب نماز کا وقت آتا ہے تو فکر میں پڑ جاتے ہیں۔ خدا کی عظمت کو دل میں قائم رکھنا چاہیئے اکثر لوگ ہتھیلی پر سرسوں جمانا چاہتے ہیں۔ دین کے کام میں برسوں صبر کرنے سے کام بنتا ہے۔ صرف پھونک مار دینے سے کام نہیں بن سکتا۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کیا یہ لوگ چاہتے ہیں کہ میں اتنے پر ہی راضی ہو جاؤں گا۔ کہ وہ مونہہ سے کہدیں کہ ہم ایمان لائے۔ اور ان کی آزمائش نہ کی جائے۔ اگر یہ سنت ہوتی کہ پھونک مارنے سے سب ولی ہو جائیں تو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے اور اپنے اصحاب کو امتحان میں ڈالوا کر ان کے سر نہ کٹوا دیتے۔ وہ بیوقوف ہے جو خیال کرتا ہے کہ معرفت الٰہی کا حاصل کرنا حلوائے بے دود ہے۔ ہر ایک نعمت مشقت کو چاہتی ہے۔ ہندوؤں میں بھی دیکھو۔ کہ کس قدر فقر و فاقہ کے ساتھ جوگی لوگ از حد محنت برداشت کرتے ہیں۔ عیسائیوں میں بھی رہبانیت ہوتی ہے۔ اسلام میں خدا تعالےٰ نے یہ باتیں نہیں رکھیں۔ اور ایسا زور نہیں دیا۔ تاہم یہ حکم ہے۔ کہ قد افلح من زکّٰھا۔ نجات وہی پا سکتا ہے۔ جو اپنے نفس کا تزکیہ کرے۔ بدعت فسق و فجور چوری جھوٹ سب باتیں چھوڑ کر خدا کے واسطے الگ ہو جائے۔ جس نے دین کو مقدم کیا وہ خدا کے ساتھ مل گیا۔ نفس کو خاک کے ساتھ ملا دینا چاہیئے۔ خدا کو ہر بات میں مقدم کرنا چاہیئے۔ یہی دین کا خلاصہ ہے۔ (تقریر ۲۲ دسمبر ۱۹۰۶ء)

جماعت احمدیہ کراچی کے زیر اہتمام

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم الشان جلسہ

آپ کے محاسن و فضائل پر مسلم اور غیر مسلم اصحاب کی تقاریر

(محمد رفیق صاحب چغتائی ناظم نشر و اشاعت انجمن احمدیہ کراچی)

جماعت احمدیہ کراچی کے زیر اہتمام مورخہ ۱۹ اکتوبر بروز ہفتہ ۷ بجے شام جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ لفٹیننٹ کرنل جناب ایم۔ ایم احمد صاحب انچارج فلاسفی ڈیپارٹمنٹ کراچی یونیورسٹی نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ جلسہ کا آغاز پورے ۷ بجے تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو محمد لطیف صاحب چغتائی نے کی

تلاوت کے بعد جناب مولانا منتخب الحق صاحب ریڈر کراچی یونیورسٹی نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریر کی۔ آپ نے کہا کہ دنیا میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے قبل جتنے بھی نبی آئے تھے وہ ایک کمال یا چند ایک کمالات کے ساتھ آئے تھے۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایسے جلیل القدر نبی مبعوث ہوئے ہیں۔ جو کہ مظہر جمال اور مظہر جلال بھی تھے۔ آپ تمام دنیا کے لوگوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں اور آپ کی محبت دلوں کا سرور ہے اور جو دل بھی آپ کی محبت سے خالی ہے وہ مانند ایک مردہ کے ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مجسم رحمت بن کر آئے تھے

مولانا صاحب نے مثالیں دیکر بتایا کہ آپ کس طرح مظہر جمال تھے اور کس طرح مظہر جلال تھے۔ آخیر میں مولانا صاحب نے کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا اس سے علم ہو سکتا ہے کہ آپ کے ماننے والوں کا آپ کے ساتھ سلوک کیسا تھا اور ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کے صحابہ کرام آپ سے والہانہ عشق رکھتے تھے اور آپ کے پسینہ کی جگہ اپنا خون بہانے کیلئے ہر وقت تیار رہتے تھے

مسٹر جے ایم آچاریہ | مولانا صاحب کی تقریر کے بعد مسٹر آچاریہ جو ایک ہندو وکیل ہیں نے خطاب کیا۔ آپ نے کہا کہ جو لوگ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی کا مطالعہ کریں گے ان کو ماننا پڑے گا کہ آپ صرف مسلمانوں کے لئے ہی نہیں بھیجے گئے تھے بلکہ آپ تمام دنیا کے لوگوں کے لئے تشریف لائے تھے۔ اس کی مثال دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ باوجودیکہ اس وقت سائنس نے اتنی ترقی کر لی ہے لیکن ہم اگر اس کا حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے اصولوں کے ساتھ موازنہ کریں تو ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ یہ ترقی کوئی ترقی نہیں ہے بلکہ آپ کے اصولوں کے عین مطابق ہے آجکل دنیا میں جو پیچیدہ حالات اور مشکلات پائی جاتی ہیں اگر ہم مذہب سے مدد لیں تو ہمیں ہر ایک مشکل کا حل ملتا ہے۔ مذہب ہمیں انسانی ہمدردی کی تعلیم دیتا ہے۔ اگر ہم ان اصولوں پر کاربند ہوں تو آجکل کی جنگیں کشمکش اور پیچیدگیاں دور ہو جائیں اور ہم سب پرامن زندگی گذاریں۔

جب ہم حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی پر غور کرتے ہیں تو ہم آپ کی زندگی کو ایک مثال پاتے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم اپنی زندگیوں کو حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اصولوں کے مطابق گذاریں یہ ہماری نصب العین ہے ہم اسے جلد پالیں۔

مسٹر بشیر احمد آرچرڈ | مسٹر جے ایم آچاریہ کی تقریر انگریزی میں تھی۔ ان کی تقریر کے بعد ہمارے انگریز احمدی بھائی مسٹر بشیر احمد آرچرڈ نے جو کہ دو تین روز قبل ہی انگلستان سے تشریف لائے تھے حاضرین سے خطاب کیا۔

آپ نے کہا حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامیابی کے تین اصول تھے۔ اول آپ کو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر کامل یقین تھا اور یقین کے ساتھ ساتھ والہانہ عشق تھا۔ اس کی مثال دیتے ہوئے مسٹر بشیر احمد آرچرڈ نے کہا کہ دعویٰ نبوت سے قبل حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مکہ سے باہر غار حرا میں تشریف لے جاتے اور گھنٹوں خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے رہتے۔ اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گواہی بیان کرتے ہوئے مسٹر بشیر احمد نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اتنی عبادت کرتے تھے کہ بعض اوقات نماز میں کھڑے کھڑے آپ کے پاؤں سوج جاتے تھے دوم آپ کے مشن کی کامیابی کا راز آپ کی مستقل مزاجی۔ راست بازی اور سچائی میں پنہاں تھا۔ آپ اتنے راست باز اور سچے تھے کہ مکہ کے لوگ چھوٹی عمر میں ہی آپ کو امین کے نام سے یاد کرتے تھے اور اپنے جھگڑوں کا آپ سے فیصلہ کروایا کرتے تھے کیونکہ ان کو یقین تھا کہ یہی صرف اور صرف ایک ہی ہستی ہے جو کہ راست باز اور سچی ہے۔ اور وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے تیسری وجہ آپ کی عظیم شخصیت تھی۔ آپ کی شخصیت اتنی پرجلال اور پرجمال تھی کہ جو کوئی کچھ عرصہ آپ کے ساتھ گذارتا وہ آپ کا ساتھ چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتا تھا۔ مسٹر بشیر احمد آرچرڈ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کی مثال دی۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ مسلمان ہونے سے قبل نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ کچھ عرصہ کے بعد حضرت زید رضی اللہ عنہ کے والدین کو آپ کا علم ہوا تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور اپنے بیٹے کے لئے حضور سے درخواست کی آنحضرت صلعم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا کہ زید بیٹے تمہیں آزاد کر دیا۔ اور یہ تمہارے والدین آئے ہیں اور تمہیں لے جانا چاہتے ہیں۔ حضرت زید نے عرض کیا کہ میرے والدین اب آپ ہی ہیں۔ میں آپ کو چھوڑ کر ہرگز ہرگز نہیں جا سکتا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کے والدین نے بہتری کوشش کی لیکن آخر کار انہیں مایوس ہونا پڑا۔ اس طرح اور بھی کئی ایک مثالیں ہیں جو اس سلسلہ میں پیش کی جا سکتی ہیں

آخر میں آرچرڈ صاحب نے فرمایا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیئے کہ وہ ہمیں بھی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ بشیر احمد صاحب آرچرڈ نے بھی انگریزی میں تقریر کی۔

سید بشیر احمد صاحب رضوی | سید بشیر احمد صاحب رضوی غیر احمدی وکیل ہیں۔ آپ نے کہا کہ اکثر لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں اس وقت تشریف لائے تھے جبکہ لوگ بالکل جاہل تھے۔ اور انہیں کچھ نہیں آتا تھا۔ نہ تہذیب یافتہ اور نہ ہی تعلیم یافتہ تھے۔ اس لئے آپ کا مشن کامیاب رہا۔ لیکن جب ہم تاریخ کو دیکھتے ہیں تو ہمیں ماننا پڑتا ہے کہ لوگوں کا یہ اعتراض غلط ہے بلکہ اس کے برعکس وہ زمانہ بہت زیادہ ترقی یافتہ تھا۔ کیونکہ ہمیں کئی ایک واقعات ایسے ملتے ہیں جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں تہذیب و تمدن کافی ترقی کر گیا تھا۔ اکثر بادشاہ اس وقت ایسے تھے جنہیں تاریخ میں REFORMERS کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو ایران میں نوشیرواں بادشاہ تھا۔ یہ وہ بادشاہ تھا جو عدل اور انصاف کی وجہ سے مشہور ہے۔ قیصر روم کی سلطنت تھی۔ تاریخ بتاتی ہے کہ اس وقت یونان اور روم قانونی تعلیم۔ تہذیب اور تمدن کا گہوارہ تھے۔ اور عرب کی سرزمین بھی ایران اور روم کی تہذیب اور تعلیم کا اثر لے چکی تھی۔ اس وقت ایک امی رسول آتا ہے اور دعویٰ کرتا ہے کہ میں جو تہذیب اور تعلیم لایا ہوں وہ سب تہذیبوں اور تعلیموں سے افضل ہے اور یہ نہیں کہ آنحضرت صلعم نے صرف دعویٰ ہی کیا بلکہ اس کو ثابت بھی کر کے دکھا دیا آنحضرت صلعم کی تعلیم نے دنیا کے متمدن قوانین پر اثر ڈالا۔ فرانس کے قوانین پر اثر ڈالا۔ اس زمانے میں انسان انفرادی حیثیت میں اس قدر ذلیل ہو چکا تھا کہ دنیا پریشان تھی کہ دبی ہوئی مخلوق کس طرح ابھار ہیں۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آکر اس کا علاج پیش کیا کہ ایک انسان کو دوسرے انسان پر نسل کی وجہ سے فوقیت نہ ہونی چاہیئے۔ نہ رنگ کی وجہ سے اور نہ ہی ملک کی وجہ سے۔ صرف اور صرف انسانی عمل ہی ایسی چیز ہے جس کی وجہ سے ایک انسان دوسرے انسان سے افضل ہوتا ہے جو شخص عبادت گذار ہوگا اور خوش اعمال ہوگا وہ اس بادشاہ سے یقیناً افضل ہے جو خدا تعالیٰ کی یاد سے غافل ہے اور برے اعمال کرتا ہے۔ اور اب دنیا بھی یہ ماننے پہ مجبور ہو گئی ہے کہ واقعی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم ہی انسانیت کیلئے رحمت کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کیپٹن عبدالواحد صاحب | بعدہ جناب کیپٹن عبدالواحد صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا سیرۃ النبی پر مختلف زبانوں میں اتنی کتابیں تصنیف ہو چکی ہیں کہ تعداد معلوم کرنا مشکل ہے۔ ان میں سے کئی ایک کتابیں میں نے پڑھی ہیں۔ لیکن کسی نے تفصیل کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کردار کو اجاگر نہیں

کیا۔ صرف ایک کتاب میری نظر سے گزری ہے جس میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شخصیت اور کردار پر مفصل اور مکمل روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کتاب کا نام خیر الرسل ہے (یہ کتاب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی تصنیف ہے) اس میں سیرۃ النبی کے تمام پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو وقار حاصل تھا۔ اس کے متعلق بیان کرتے ہوئے کیپٹن صاحب نے کہا۔ کہ اس لفظ کے معنے وسیع تو ہیں۔ وقار میں تین چیزیں ہوتی ہیں۔ عالی حوصلگی حلم اور عظمت۔ ایک شخص جس کے متعلق وقار کا لفظ استعمال کیا جائے۔ اس میں یہ تینوں چیزیں پائی جانی ضروری ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی شان عطا فرمائی تھی۔ کہ حضور بادشاہوں کے بادشاہ تھے۔ دنیاوی نقطہ نظر سے بھی اور دینی نقطہ نظر سے بھی۔ لیکن دوسری بادشاہتوں اور حضور صلعم کی بادشاہت میں زمین اور آسمان کا فرق تھا۔ دوسرے بادشاہوں کی حکومت جسموں پر ہوتی ہے۔ لیکن آنحضرت صلعم کی بادشاہت دلوں پر تھی۔ اور دلوں کی حکومت پائیدار ہوتی ہے۔ اور زیادہ عظمت والی ہوتی ہے۔ اسی طرح حلم اور بردباری کے سلسلہ میں کئی ایک واقعات بیان کئے جا سکتے ہیں۔ ہم احادیث کو جب پڑھتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ کس طرح معمولی سے معمولی مسلمان آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔ اور آپ سے مختلف سوالات پوچھتا ہے اور حضور نہایت حلم اور بردباری سے اس کے سوالوں کے جوابات دیتے ہیں۔ حالانکہ آجکل ہم دیکھتے ہیں۔ کہ معمولی معمولی افسروں کے پاس جاتے ہوئے ہم جھجکتے ہیں۔ اور پھر بات تو کر سکتے ہی نہیں۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور شان کو دیکھئے۔ کہ معمولی سے معمولی مسلمان آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔ اور بے دھڑک سوالات کرتا ہے اور آپ نہایت محبت اور حلم کے ساتھ اس کے سوالات کے جوابات دیتے ہیں۔

پھر وقار کے ساتھ جرأت اور دلیری بھی ہونی چاہیئے۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ چیزیں بھی پائی جاتی تھیں۔ دعوئے نبوت کے بعد ۱۳ سال کی مکی زندگی میں حضور کو جن مشکلات اور جن تکالیف کا سامنا کرنا پڑا وہ سب کو معلوم ہیں لیکن آنحضرت صلعم نے نہایت جرأت اور دلیری کے ساتھ ان کا مقابلہ کیا۔

آخیر میں کیپٹن صاحب نے کہا۔ کہ اگر یہ چیزیں ہم میں بھی آجائیں تو ہم ہر مشکل کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

مولانا عبد المالک خانصاحب نے کہا کہ جب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے جتنے انبیاء گذرے ہیں انہوں نے خدا تعالےٰ کی ہستی کے متعلق لوگوں کو یقین دلایا تھا اور دلائل دئیے تھے۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد یہ تمام باتیں روایات ہو گئیں اور لوگوں کے دل سخت ہو گئے اور وہ ان تمام باتوں کو بھول گئے جو مختلف انبیاء ان کو بتاتے آئے تھے۔ جب ہم تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ مختلف اوقات میں مختلف حالات سے لوگ گذرتے گئے اور اس طرح انبیاء بھی مختلف حقائق کو حالات کے تقاضوں کے مطابق لوگوں میں رائج کرتے رہے۔ پھر ایک زمانہ آیا جبکہ دنیا میں کامل تاریکی چھا گئی۔ تمام [illegible] علیہم السلام کی تعلیمات معدوم ہو گئیں۔ ان حالات میں اللہ تعالےٰ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور آپ نے اللہ تعالےٰ کی صفات کو تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا۔ پہلے انبیاء تو صرف یہ کہتے آئے تھے کہ اللہ تعالےٰ ہے۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام دنیا کو خوشخبری دی کہ اللہ تعالےٰ صرف [illegible] کا خدا نہیں۔ اللہ تعالےٰ صرف یہودیوں کا خدا نہیں بلکہ وہ ہر قوم ہر نسل اور ہر ملک کے باشندوں کا خدا ہے۔ آپ نے اللہ تعالےٰ کی ربوبیت۔ رحمانیت۔ رحیمیت اور مالکیت کی صفات تفصیل کے ساتھ لوگوں کو بتائیں۔ آپ نے جو تعلیم دی اس میں فرمایا کہ حضرت آدمؑ کی یہ تعلیم تھی حضرت نوحؑ کی یہ تعلیم تھی حضرت ابراہیمؑ کی یہ تعلیم تھی۔ حضرت موسیٰؑ کی یہ تعلیم تھی۔ لیکن میں ان تمام تعلیمات کو دنیا میں رائج کرنے آیا ہوں۔ اور میں تمام قوموں کی اصلاح کے لئے آیا ہوں۔ اور آپ نے قوموں کی اصلاح کر کے دکھلا بھی دی۔ اور دنیا میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کر دیا۔ آپ نے دنیا کو خانہ جنگیوں لڑائیوں اور دوسرے غیر انسانی اعمال کی وجہ سے دوزخ بنی ہوئی تھی گلزار بنا دیا۔ آپ نے اقتصادی حالت کو ٹھیک فرمایا۔ آپ نے بین الاقوامیت کی روح پیدا کی۔ آپ نے غلام رکھنے کی لعنت دور فرمائی۔ آپ نے اپنی زندگی میں عدل و انصاف کا نمونہ قائم کیا۔ نیز آپ نے فرمایا کہ انسان کو وہی کہنا چاہیئے جو وہ کر سکتا ہے۔ آپ نے انسانی اخلاق کو اجاگر کیا

آخیر میں مولانا عبد المالک خانصاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے کہا کہ سب کو دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ؟

انصار اللہ کے تیسرے سالانہ اجتماع کی مختصر روئداد

۲۶ اکتوبر کے پہلے دو اجلاسوں کی کارروائی

(سلسلہ دوم)

اجتماع کے دوسرے روز یعنی ۲۶ اکتوبر ۱۹۵۷ء کا پروگرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس ہدایت سے شروع ہوا کہ

"چاہیئے کہ ہر ایک شخص تہجد میں اٹھنے کی کوشش کرے"

(الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۱ء)

چنانچہ تمام انصار نے صبح چار بجے بیدار ہو کر نماز تہجد ادا کی۔ جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی اور درازئ عمر کے علاوہ دنیا میں غلبہ اسلام کے لئے نہایت سوز و گداز اور درد و الحاح سے دعائیں کی گئیں اور اللہ تعالےٰ کے حضور التجا کی گئی کہ وہ جماعت کو اشاعت اسلام کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور بیرونی ممالک میں اشاعت کا فریضہ ادا کرنے والے مبلغین کرام کی کوششوں میں برکت ڈالے تا وہ وقت قریب سے قریب تر آجائے کہ جب ساری دنیا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آجمع ہو۔ آمین اللھم آمین

اجلاس سوم کی کارروائی

نماز تہجد اور نماز فجر سے فارغ ہونے کے بعد ۵ بجکر ۴۵ منٹ پر اجلاس سوم کی کارروائی کا آغاز درس قرآن مجید سے ہوا جو مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے دیا۔ درس کے بعد "ذکر حبیب علیہ السلام" کے موضوع پر ایک نہایت ایمان افروز مجلس کا انعقاد عمل میں آیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابہ میں سے تین بزرگ صحابہ نے مسیح پاک علیہ السلام کے متعلق اپنی اپنی روایات بیان فرمائیں۔ جو خاص توجہ اور دلچسپی کے ساتھ سنی گئیں۔ ان بزرگ صحابہ کرام کے اسماء گرامی یہ ہیں محترم ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب۔ محترم مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری۔ اور محترم سید ولی اللہ شاہ صاحب یہ اجلاس صبح ۷ بجے تک جاری رہا۔ سات سے آٹھ بجے تک کا وقفہ ناشتہ کے لئے مقرر تھا۔

اجلاس چہارم کی کارروائی

اجلاس چہارم کا انعقاد صبح ۸ بجے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی صدارت میں عمل میں آیا کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم حافظ محمد رمضان صاحب نے کی۔ تلاوت کے بعد تقریری مقابلے کا پروگرام تھا۔ تقریروں کے لئے حسب ذیل موضوع مقرر تھے:-

۱۔ ملائکہ کی ہستی کا ثبوت۔
۲۔ الٰہی سلسلوں میں فتنے اور ان کے فوائد
۳۔ اشاعت دین اور اس کے وسائل۔
۴۔ قرآن مجید میں اسلامی معاشرہ
۵۔ پاکستان کی ترقی کے ذرائع
۶۔ نظام خلافت کی برکات

اس مقابلہ میں انصار میں سے قریشی محمد حنیف صاحب حافظ آباد، علی محمد صاحب منٹگمری۔ محمد اشرف صاحب بھیرہ۔ بابو فقیر علی صاحب احمد نگر۔ سید بہاول شاہ صاحب لاہور بابو محمد فاضل صاحب اور حافظ خیر احمد صاحب چک ۹۷ جنوبی سرگودہا اور محمد شفیع خان صاحب کراچی نے حصہ لیا۔ منصفی کے فرائض جناب بابو محمد سعید صاحب زعیم اعلےٰ ملتان شہر۔ جناب بابو قاسم دین صاحب زعیم اعلےٰ سیالکوٹ اور جناب مولوی قمر الدین صاحب قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے ادا فرمائے۔ منصف صاحبان کے فیصلے کے مطابق جناب قریشی محمد حنیف صاحب حافظ آباد اول اور جناب محمد شفیع خان صاحب کراچی دوم قرار پائے۔ جناب قریشی صاحب نے "اشاعت دین اور اس کے وسائل" پر اور محمد شفیع خان صاحب نے "الٰہی سلسلوں میں فتنے اور ان کے فوائد" پر تقریر کی تھی۔

عشق الٰہی عشق رسولؐ اور عشق مسیح موعودؑ کا وجد آفریں نظارہ

تقریری مقابلہ سوا آٹھ بجے صبح

باقی صفحہ ۸ پر

۹۔ کی تعلیم کے مطابق اپنے اعمال بجا لائیں۔ ان تقاریر کے علاوہ مکرم شوکت تھانوی صاحب۔ سید محمد جعفری صاحب۔ اور سید ناصر صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نظمیں پڑھیں۔ تقریباً ساڑھے نو بجے بعد دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

تعمیر دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ و ہال اور شکریہ احباب

امسال سالانہ اجتماع پر جب اپنے قابل احترام نائب صدر اول حضرت صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی طرف سے انہیں کی صدارت میں تعمیر دفتر مرکزیہ و ہال کے سلسلہ میں محترم مولوی غلام باری صاحب سیف نائب صدر دوم نے وہ تحریک پڑھ کر سنائی۔ جو کہ پہلے بھی کئی بار الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ تو مندرجہ ذیل احباب کرام۔ نقدی اور وعدہ جات کی صورت میں عقیدت کے پھول پیش کر کے عند اللہ ماجور ہوئے۔ لہٰذا جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے اس نیک قدم کو ان کے لئے بیش از پیش خدمات کا موجب بنائے۔ اور دوسرے خدام کو بھی ان کی تقلید کی توفیق بخشے۔ (مہتمم مال)

نقد

نام	رقم
ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی پیپر گاہ وزلاہور	۱۰۰/-/-
شیخ ظہیر الدین صاحب مصری شاہ "	۵/-
حلقہ مجلس خدام الاحمدیہ احمد نگر "	۵/-
میاں محمد شریف صاحب قائد گوجرانوالہ	۱۰۰/-/-
مجلس خدام الاحمدیہ "	۲۰/-
عبد الکبریا صاحب "	۱۰/-
مبشر احمد صاحب "	۲/-
مجلس ضلع "	۱۰/-/-
عبد الرشید صاحب "	۱۰/-/-
عبد الماجد صاحب معتمد "	۵/-/-
مجلس اطفال الاحمدیہ "	۵/-/-
مرزا سمیع اللہ صاحب ظفر ربوہ	۱۰/-/-
محمد احمد صاحب نظام ربوہ	۵/-/-
شیخ عبد الخالق صاحب دار الرحمت ربوہ	۵/-/-
محمد سلطان صاحب اکبر "	۱/-/-
حلقہ دار الیمن ربوہ "	۵/-/-
بشیر جنرل سٹور "	۵/-/-
مستری سعید احمد صاحب گولبازار "	۳/-/-
ظفر علی صاحب دارالرحمت کالج "	۱/-/-
عبد الغفور صاحب دار الرحمت غربی "	۲/-/-
محمود عبد اللہ صاحب سیوطی "	۵/-/-
عبد المنان صاحب طفل "	۱/-/-
عبد الشکور صاحب جامعہ احمدیہ "	۲/-/-
جمیل الرحمٰن صاحب رفیق "	۱/-/-
مستری عبد العزیز صاحب گولبازار "	۱/-/-
عبد الہادی صاحب جامعہ احمدیہ "	۱/-/-
سیف اللہ یوسف صاحب "	۲/-/-
کرامت اللہ صاحب ظفر "	۱/-/-
محمد عظیم صاحب سیکنڈ ڈپو "	۵/-/-
مرزا صادق بیگ صاحب "	۵/-/-
نذیر احمد صاحب جامعۃ المبشرین "	۱/-/-
طلباء انڈونیشیا "	۶/-/-
منیر الدین صاحب فضل عمر ہوسٹل "	۲/-/-
غلام محمد صاحب پانفرو شش "	۵/-/-
عبد السلام صاحب منڈی "	۵/-/-
سعید احمد صاحب جامعہ احمدیہ "	۲/-/-
مستری عبد المجید صاحب دار الرحمت غربی "	۵/-/-

نقد

نام	رقم
شریف احمد صاحب کرنڈی	۱۲/-/-
عنایت اللہ صاحب چک ۹۹ شمالی سرگودھا	۱/-/-
سعید احمد صاحب لائل پور شہر	۱/-/-
عبد الرحمٰن صاحب جھنگ صدر	۲/-/-
شریف احمد صاحب	۱۰/-/-
عبد المجید صاحب سالٹ ڈیپو منگلا ہل	۵/-/-
عبد القیوم صاحب اوکاڑہ	۱/-/-
شیخ محمد شریف صاحب	۱۰/-/-
محمد نصیب صاحب عارف راولپنڈی	۱۰/-/-
محمد احمد صاحب وسیم حلقہ ۲ "	۱/-/-
خواجہ عبد الرحمٰن صاحب گوجرخان	۵/-/-
ماسٹر محمد انور صاحب ڈگری گھمناں سیالکوٹ	۲/-/-
مستری ناصر احمد صاحب احمد نگر	۵/-/-
رشید احمد صاحب دوکاندار احمد نگر	۵/-/-
محمد سلیم صاحب حاجی پورہ سیالکوٹ شہر	۲/-/-
چوہدری ارشد احمد صاحب گنج مغلپورہ لاہور	۱/-/-
حافظ عزیز الرحمٰن چک ۱۶۸ منگلا سرگودھا	۲/-/-
عبد الخالق صاحب "	۱۰/-/-
محمد عبد اللہ صاحب "	۵/-/-
مستری محمد یار صاحب جہل بھٹیاں جھنگ	۳/-/-
مشتاق احمد صاحب طاہر جھنگ شہر	۵/-/-
بشیر احمد صاحب آف ٹھٹھ سیالکوٹ	۵/-/-
نامعلوم	۵/-/-

میزان نقد ۴۷۷/-/-

(باقی)

۵۔ میرے ایک دوست محمد احمد خانصاحب ابن عبد المجید خانصاحب خانپور بعض پریشانیوں کی وجہ سے تکلیف میں ہیں۔ ازراہ کرم ان کے لئے احباب دعا فرمائیں (عبد الشکور اسلم سکرٹری مال بہاولپور ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ خانپور)

۶۔ میرے خلاف ایک مقدمہ دائر ہے احباب میری باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں (اقبال منزل بدھن سٹریٹ قلعہ گوجر سنگھ لاہور)

ضروری اعلان

مجلس مشاورت ۱۹۵۷ء کے شائع شدہ فیصلہ دربارہ ممبران مجلس انتخاب خلافت احمدیہ بذریعہ الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۵۷ء کے شق ۳ کے بموجب کہ :۔

"تمام زندہ صحابہ کو بھی انتخاب خلافت میں رائے دینے کا حق ہوگا اس غرض کے لئے صحابی وہ ہوگا جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا ہو۔ اور حضور کی باتیں سنی ہوں اور ۱۹۰۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے وقت اس کی عمر کم از کم ۱۲ سال کی ہو"

اس شق کے مطابق جن صحابہ کرام کا علم ریکارڈ کی رو سے ہو سکا ان کو مطبوعہ فارم جلد از جلد مکمل کر کے بھجوانے کے لئے بذریعہ ڈاک بھجوائے گئے ہیں۔ اس لئے جو احباب اس شق کی شرائط کے مطابق صحابی ہوں۔ اور ان کو یہ فارم نہ ملا ہو۔ وہ بذریعہ ڈاک مطلع فرما کر جلد از جلد دفتر ہذا سے فارم منگوا لیں اور اسے پُر کر کے پرائیویٹ سیکرٹری کے نام بھجوا دیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

صدقہ

جماعت احمدیہ گجرات کی طرف سے مکرم ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم امیر جماعت گجرات کی تشویشناک بیماری سے صحتیابی کے لئے مورخہ ۴؍۱۰؍۵۷ کو پہلا اور ۱۸؍۱۰؍۵۷ کو دوسرا اور ۲۵؍۱۰؍۵۷ کو تیسرا بکرا بطور صدقہ ذبح کر کے گوشت غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ اور اجتماعی دعا کی گئی۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے مکرم ملک خادم صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ کے ساتھ لمبی زندگی عطا فرمائے۔۔ آمین (امیر جماعت احمدیہ گجرات)

ولادت

برادر عزیز سید منیر احمد صاحب خلیل حال کھنڈا ضلع کیمل پور کے ہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۹؍۱۰؍۵۷ کو پہلا فرزند تولد ہوا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت جمیل احمد نام تجویز فرمایا۔ احباب کرام بچے کی صحت۔ درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (سید سجاد احمد قائد آباد ضلع سرگودھا)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار اور خاکسار کے بیٹے محمود احمد نے امتحان عرائض نویسی دیا ہوا ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب کرام دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ کامیاب کرے۔

(حسین بخش عرائض نویس۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور)

۲۔ میری ہمشیرہ زیب النساء بیگم کراچی میں بیمار ہے۔ احباب اس کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ جلد کامل صحت دیوے۔ نیز میری بڑی ہمشیرہ سلیمہ بی بی تقریباً ایک سال سے بیمار چلی آرہی ہے۔ احباب ان کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(ملک بشیر احمد محمد شفیع بدین ضلع حیدرآباد)

۳۔ میرے والد شیخ عبد الحکیم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ داود تعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں دعا کی درخواست ہے۔ کہ خدا تعالیٰ حضرت والد صاحب کو صحت کاملہ عطا کرے۔ (شیخ عبد الباسط داود)

۴۔ خاکسار ہفتہ عشرہ سے بعارضہ تپ و وجع المفاصل بیمار ہے گھٹنوں کی درد کی وجہ سے کروٹ بھی خود بخود نہیں بدل سکتا۔ احباب میرے لئے دعا فرمائیں۔ (ملک حسن محمد احمدی قادیانی)

ترکیہ کی برسر اقتدار پارٹی انتخابات جیت گئی

ڈیمو کریٹک پارٹی نے چھ سو دس میں سے ۴۲۳ نشستیں حاصل کر لیں

استنبول ۲۹ اکتوبر۔ ترکیہ کے عام انتخابات میں برسر اقتدار ڈیمو کریٹک پارٹی کامیاب ہو گئی ہے۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق پارلیمنٹ کی چھ سو دس نشستوں میں سے ڈیمو کریٹک پارٹی نے چار سو چھبیس نشستوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اس کی سب سے بڑی حریف عوامی ری پبلکن پارٹی ایک سو تیس نشستیں حاصل کر سکی ہے۔

دوسری چھوٹی پارٹیاں صرف ۴ نشستیں جیتنے میں کامیاب ہو سکی ہیں۔ وزیر اعظم عدنان مندریز (ڈیمو کریٹک) بھی دوبارہ منتخب ہو گئے ہیں۔

کل رات تک سرکاری طور پر صرف ایک سو چھ نشستوں کے نتائج کا اعلان کیا گیا تھا۔ ان میں سے ۱۰۶ ڈیمو کریٹک اور ۶ ری پبلکن پارٹی نے حاصل کی تھیں۔ سابق اسمبلی میں ری پبلکن پارٹی صرف ۳۱ نشستوں پر قابض تھی۔

چوہتر سالہ ری پبلکن لیڈر اور ترکیہ کے سابق صدر مسٹر عصمت انونو نے ایک پریس کانفرنس میں حکومت پر انتخابی بد عنوانیوں کا الزام لگایا ہے۔ آپ نے دعویٰ کیا ہے کہ اگر بد عنوانیاں نہ کی جاتیں تو ری پبلکن پارٹی انتخابات جیت لیتی۔ مسٹر انونو نے کہا ہے کہ حکومت نے انتخابی مہم میں ریڈیو کو غیر قانونی طور پر استعمال کیا اور عوام کو حکومت کے حق میں ووٹ دینے پر مجبور کیا۔ حالانکہ سرکاری طور پر ہر قسم کے پراپیگنڈا اور ووٹروں پر دباؤ ڈالنے کی ممانعت کر دی گئی تھی۔

مسٹر انونو نے مزید الزام لگایا کہ انتخابی فہرستوں میں بھی ناجائز طور پر رد و بدل کیا گیا اور اس طرح بہت سے لوگ ووٹ دینے کے حق سے محروم کر دیئے گئے آپ نے کہا "ہمیں قطعی یقین ہے کہ عوام کی اکثریت درحقیقت ہمارے ہی حق میں تھی"

انتخابات میں ووٹروں کی بھاری تعداد نے حصہ لیا۔ استنبول کے علاوہ دوسرے تمام اہم مقامات پر انتخابات کے دوران امن اور سکون رہا۔ صرف شامی سرحد پر واقع ایک قصبہ کا میئر سر پر پتھر لگنے سے ہلاک ہو گیا۔ یہ پتھر ان کے ایک سیاسی حریف نے پھینکا تھا۔ اس حادثہ کے سلسلے میں آٹھ افراد گرفتار کر لئے گئے ہیں اور سرکاری طور پر تحقیقات کا حکم دیا گیا ہے۔

انتخابی فہرستوں کے قواعد میں ترمیم

کراچی ۲۹ اکتوبر۔ ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق کل شام مرکزی حکومت کے ایک غیر معمولی گزٹ میں انتخابی فہرستوں سے متعلق قواعد میں وہ ترامیم شائع کر دی گئی ہیں۔ جن کا مقصد جداگانہ طریق انتخاب کی بنیاد پر انتخابی فہرستیں تیار کرنا ہے۔ ان ترامیم کے مطابق ہر حلقہ نیابت میں انتخابی فہرستیں فرقہ وار بنیاد پر الگ الگ تیار ہوں گی۔ اور مسلمانوں ہندوؤں مسیحیوں شیڈول کاسٹ اور بدھوں کی الگ فہرستیں بنائی جائیں گی

گزٹ کے مطابق حکومت نے الیکشن کمیشن سے صلاح مشورے کے بعد یہ ترامیم شائع کی ہیں۔

سکھ لیڈروں کی طرف سے ہندو ایجی ٹیشن کی مذمت

جالندھر ۲۹ اکتوبر۔ بھارتی لوک سبھا کے ڈپٹی سپیکر سردار حکم سنگھ نے کل جالندھر میں ہندی ایجی ٹیشن کی مذمت کرتے ہوئے کہا "پنجاب کے ہندوؤں کے سر میں یہ بات سما گئی ہے کہ وہ حاکم ہیں اور دوسرے سب محکوم۔ اسی لئے ان کا رویہ نہایت غیر معقول ہے"

سردار صاحب نے مزید کہا ہے کہ ہندوؤں نے خواہ مخواہ زبان کی ایک تحریک کو مذہبی رنگ دے دیا ہے۔ آپ نے خبردار کیا کہ اگر ایجی ٹیشن بند نہ کی گئی تو اس کے خطرناک نتائج برآمد ہوں گے۔

ڈاکٹر گراہم کو برصغیر بھیجنے کی تجویز کا خیر مقدم

سابق وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی کا بیان

لاہور ۲۹ اکتوبر:- سابق وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی نے تنازعہ کشمیر کے سلسلہ میں بھارت اور پاکستان کی حکومتوں سے بات چیت کے لئے ڈاکٹر گراہم کو برصغیر بھیجنے کی تجویز کا خیر مقدم کیا ہے

مسٹر سہروردی نے یونائیٹڈ پریس کے نمائندہ سے انٹرویو کے دوران کہا میرا خیال ہے۔ کہ ڈاکٹر گراہم کو برصغیر بھیجنے کی تجویز کا مقصد بھارت کے اس قانونی اعتراض سے نمٹنا ہے۔ کہ اقوام متحدہ کے کمیشن کی قرارداد کے حصہ اول کو پوری طرح عملی جامہ نہیں پہنایا گیا، بھارت نے محض مسئلہ کو الجھانے کی غرض سے یہ دعویٰ کیا ہے

مسٹر سہروردی نے کہا "میری شروع سے ہی یہ رائے رہی ہے۔ کہ کشمیر کمیشن کی قرارداد کے حصہ اول کے تمام تقاضے پورے کئے جا چکے ہیں۔ اگر یہ ایک طے شدہ حقیقت نہ ہوتی تو بعد میں کئی سال تک گفت و شنید جاری رکھنے میں آخر کیا تک تھی۔ قرارداد کے اس حصہ پر عملدرآمد کے بعد ہی استصواب کی تفصیلات پر غور و خوض ممکن تھا۔

عوامی لیگ کے قائد نے کہا "ڈاکٹر گراہم کے مشن کی منظوری کے بعد بھارت کے پاس استصواب میں تاخیر کا کوئی بہانہ نہیں رہے گا۔ اگر بھارت کا مذکورہ قانونی اعتراض مسترد کر دیا گیا تو بھارت ہر ایک کی تائید و حمایت سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو جائے گا"

مسٹر سہروردی کی توجہ بھارتی اخبارات میں شائع ہونے والی ان خبروں کی طرف مبذول کرائی گئی۔ کہ بھارت ڈاکٹر گراہم کے مشن کا خیر مقدم نہیں کرے گا۔ اس پر مسٹر سہروردی نے کہا "بھارت دراصل نتائج سے خائف ہے۔ اسے اندیشہ ہے کہ اگر ڈاکٹر گراہم نے بھارت کے خلاف رپورٹ دی تو تمام نکات پر بھارت کا کیس بالکل ختم ہو جائیگا۔

پاکستان اور بھارت کے درمیان نہری پانی کے تنازعہ پر ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر سہروردی نے کہا۔ گفت و شنید کی میعاد میں توسیع گفت و شنید میں مکمل تعطل سے بہر حال بہتر ہے۔ ممکن ہے بات چیت کی میعاد میں توسیع سے مفید نتائج برآمد ہوں"

مسٹر سہروردی نے متنبہ کیا کہ اگر بھارت نے پاکستان آنے والے دریاؤں اور نہروں میں پانی کی مقدار کم کر دی۔ تو ساری دنیا بھارت کی مذمت کرے گی۔ آپ نے اعلان کیا۔ کہ بھارت پر یہ بات واضح کر دینے کی ضرورت ہے۔ کہ پاکستان کا گلا گھونٹنے کی کوشش کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔

نہروں کی مرمت میں تاخیر کی تردید

ملتان ۲۹ اکتوبر:۔ ایک سرکاری اطلاع میں بعض اخبارات میں شائع ہونے والی ان خبروں کی تردید کی گئی ہے کہ ملتان اور مظفر گڑھ کے علاقوں میں سیلاب زدہ نہروں اور بندوں کی بر وقت مرمت نہ ہونے سے اس علاقہ کی فصلوں پر بہت بڑا اثر پڑا ہے۔ محکمہ انہار کے حکام نے ان خبروں کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے بتایا کہ صادقیہ بند اور نہر حویلی کی مکمل مرمت کے بعد ملتان کی نہروں میں پندرہ اکتوبر سے پانی چھوڑ دیا گیا ہے۔ ضلع مظفر گڑھ کی سیلابزدہ نہروں، رنگپور کینال اور مظفر گڑھ کینال کے تمام شگاف پر کرنے کے بعد ان نہروں میں بھی تیرہ اکتوبر سے پانی جاری کر دیا گیا تھا۔ اور مذکورہ علاقوں میں فصلوں کو کوئی نقصان نہیں ہوا۔ سرکاری اطلاع میں اس بات کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ تونسہ بیراج سے مشینری کے جو چار یونٹ سدھنائی ہیڈ ورکس لائے گئے ہیں وہ باقاعدہ مرمت کے کام میں مصروف ہیں تحصیل کبیروالا میں دینوی اور عبد الحکیم راجباہوں کی مرمت بھی مکمل ہو گئی ہے اور ان نہروں میں ایک دو دن میں پانی چھوڑ دیا جائے گا۔

عبد اللہ کی نظر بندی پر ہارون کا اظہار افسوس

کراچی ۲۹ اکتوبر۔ وزیر امور کشمیر مسٹر یوسف ہارون نے شیخ عبد اللہ کی نظر بندی کی میعاد میں اضافے پر اظہار افسوس کرتے ہوئے بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کی توجہ اس حقیقت کی طرف مبذول کرائی ہے کہ آزادی اور انصاف کے لئے لڑنے والوں کو جیلوں میں ٹھونس کر انہیں شکست نہیں دی جا سکتی۔ مسٹر یوسف ہارون نے کشمیر میں آزادی کی جنگ لڑنے والوں کو حکومت پاکستان کی طرف سے ہر ممکن تعاون کا یقین دلاتے ہوئے کہا ہے۔ کہ پاکستان میں حکومت کی تبدیلی سے کشمیر کے متعلق اس کے موقف

انصار اللہ کے تیسرے سالانہ اجتماع کی مختصر روئداد (بقیہ صفحہ ۵)

شروع ہوا تھا۔ یہ مقابلہ دو حصوں میں ہوا۔ ابتدائیہ سوا آٹھ بجے سے لیکر نو بجے تک اور پھر سوا گیارہ بجے سے بارہ بجے تک جاری رہا۔ درمیانی وقفہ میں اس خیال سے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنی سہولت اور فراغت کے مطابق کسی وقت تشریف لاکر انصار اللہ سے خطاب فرماسکیں وقت کے وقت ایک اور پروگرام شروع کیا گیا اور وہ یہ تھا کہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں درخواست کی گئی کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی، فارسی اور اردو کلام جس میں حضور علیہ السلام نے اسلام کے، دفضائل اور حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے مناقب بیان فرمائے ہیں۔ پڑھ کر سنائیں۔ چنانچہ بعض صحابہ کرام نے عشقِ الٰہی عشقِ رسولؐ اور عشقِ مسیح موعودؑ میں سرشار ہو کر دو محبت کے ایک خاص جذبے کے ساتھ حضور علیہ السلام کی نظمیں اس انداز سے پڑھیں کہ تمام مجمع پر ایک وجد کی سی کیفیت طاری ہو گئی۔ انصار کی یہ حالت تھی۔ کہ وہ محویت کے عالم میں حضور کا معرفت بھرا کلام ہمہ تن گوش بنے سن رہے تھے۔ اور آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ صحابہ کرام کے علاوہ بعض دوسرے عمر رسیدہ اصحاب اور خدام نے بھی اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی نظمیں خوش الحانی سے پڑھ کر سنائیں عشق وعقیدت کا یہ روح پرور سماں نظموں کا پروگرام ختم ہونے کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے پر معارف خطاب کے اختتام تک جاری رہا

حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری

نظموں کا یہ پروگرام ابھی جاری ہی تھا کہ ساڑھے دس بجے صبح کے قریب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مقام اجتماع میں تشریف لے آئے۔ حضور کے تشریف لانے پر انصار نے نعرہ تکبیر اللہ اکبر، اسلام زندہ باد احمدیت زندہ باد حضرت امیر المومنین زندہ باد کے پرجوش نعروں سے حضور کا استقبال کیا۔ یہ نعرے سیالکوٹ کے مرزا محمد حیات صاحب نے نہایت بلند آواز سے لگوائے۔ حضور نے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد انصار کو نہایت پر معارف اور روح پرور ارشادات سے نوازا اور اسی دوران میں تحریک جدید کے نئے مالی سال کے آغاز کا اعلان فرمایا (حضور کے اس پر معارف خطاب کا خلاصہ مورخہ ۲۸ اکتوبر کے الفضل میں صفحہ اول پر شائع ہو چکا ہے) خطاب کے اختتام پر حضور نے نہایت پرسوز اجتماعی دعا کرائی۔

حضور کے تشریف لے جانے اور تقریری مقابلہ مکمل ہونے کے بعد پونے بارہ بجے دوپہر اجلاس چہارم اختتام پذیر ہوا۔ تاکہ انصار کھانا کھانے کے علاوہ ظہر اور عصر کی باجماعت نمازیں ادا کر سکیں۔ (باقی)

ترکیہ پہ حملہ ہوا تو نیٹو کی فوجیں حرکت میں آجائیں گی

شمالی اوقیانوسی تنظیم کے سپریم کمانڈر کا بیان

واشنگٹن ۳۰ اکتوبر۔ شمالی اوقیانوسی دفاعی تنظیم (نیٹو) کے سپریم کمانڈر نے کہا ہے کہ اگر ترکیہ پر کوئی حملہ ہوا تو اس صورت میں یہ تنظیم جس میں پندرہ ممالک شامل ہیں فوراً پوری قوت سے حرکت میں آجائے گی

جنرل نورسٹاڈ نے صدر آئزن ہاور سے ملاقات کے بعد اخبار نویسوں کے سوالات کے جواب دیتے ہوئے بتایا کہ نیٹو کے معاہدے کے تحت ہر رکن ملک نے مشترک دفاع کا عہد کر رکھا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی ایک رکن پر حملہ پورے پندرہ ممالک پر حملہ تصور کیا جائے گا۔ البتہ کسی بھی قسم کی فوجی کارروائی کے لئے وزارتی کونسل کی منظوری ضروری ہوگی

جنرل نورسٹاڈ امریکی فوج کی ایک تقریب میں شرکت کرنے کے بعد کل رات یہاں سے پیرس روانہ ہو گئے۔ نیٹو کے فوجی ہیڈ کوارٹرز پیرس میں ہیں۔

تخفیف اسلحہ کے متعلق روسی تجویز

نیویارک ۳۰ اکتوبر:۔ اقوام متحدہ کے تخفیف اسلحہ کمشن کو توڑ دینے کے متعلق روس نے جو تجویز پیش کی ہے۔ اس کا متن شائع کر دیا گیا ہے۔ اس میں روس نے تفصیل سے لکھا ہے۔ کہ بین البری راکٹوں سے کتنے ہولناک خطرات درپیش ہیں۔ اس تجویز میں کہا گیا ہے۔ کہ موجودہ کمشن کی جگہ تخفیف اسلحہ کے متعلق ایک ایسا ادارہ قائم کیا جائے جس میں اقوام متحدہ کے سارے رکن ممالک کے نمائندے شریک ہوں۔

دعوت ولیمہ (بقیہ صفحہ اول)

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مکرم جناب مرزا عزیز احمد صاحب۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر اور برطانوی نومسلم بھائی جناب بشیر احمد صاحب آرچرڈ بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ دعوت کے اختتام پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے اجتماعی دعا کرائی

جمال یوسف صاحب کا نکاح سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۹ دسمبر ۱۹۵۶ء کو مسجد مبارک میں زرینہ بیگم صاحبہ بنت سید کرم شاہ صاحب تلونڈی راہوالی بوجہ انواللہ کے ہمراہ پڑھا تھا۔ رخصتانہ کی تقریب مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۵۷ء کو عمل میں آئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک کرے اور اسے ہر طرح خیر و برکت اور فضل و سعادت کا موجب بنائے۔ آمین

امریکہ سے روس تک ہوائی سروس

واشنگٹن ۳۰ اکتوبر۔ امریکہ میں متعین روسی سفیر مسٹر زاروبن نے تجویز پیش کی ہے۔ کہ امریکہ سے روس تک ہوائی جہازوں کی براہ راست سروس شروع کر دی جائے۔ امریکہ اور روس کے درمیان تعلقات کو فروغ دینے کے لئے جو ۵۲ تجویزیں پیش کی گئی ہیں۔ یہ تجویز ان میں سے ایک ہے اس سلسلہ میں امریکی حکام سے روسی سفیر کی باقاعدہ بات چیت ہو رہی ہے۔

کمیونسٹ چین میں شدید خشک سالی

ہانگ کانگ ۳۰ اکتوبر موصولہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ کمیونسٹ چین کے نو صوبوں میں جہاں شدید خشک سالی پڑی ہوئی تھی۔ اب بارش ہو گئی ہے۔ اطلاعات کے مطابق ہونان سرکوئی چیانگ اور شیوان میں ایک سے دو انچ بارش ہوئی۔

درخواست دعا

مکرم منشی سبحان علی صاحب بیمار ہیں اور اس وقت لاہور میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ کے ساتھ درازیٔ عمر عطا فرمائے۔ آمین

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

(چہارم) مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے نزدیک ہر مسلمان جو ان کی جماعت میں ان شرائط کے مطابق داخل نہیں۔ اس کی حیثیت جماعت کے مقابلہ میں وہی ہے جو غیر مسلم کی ہے جو کلمہ شہادت تک بھی زبان سے ادا نہیں کرتا

ان حقائق کی موجودگی میں کیا تسنیم کا فرض نہیں تھا کہ جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال انگیزی کرنے سے پہلے وہ دس دفعہ اپنے گریبان میں جھانک لیتا۔ اس کے سوا اس کے کیا نتیجہ نکل سکتا ہے کہ یہ جماعت صرف ایک تخریبی جماعت ہے جس کا کام ملک میں فساد فی الارض کو ہوا دینا ہے۔ پاکستان بننے سے پہلے اس نے پاکستان کے مخالفین کی اعانت کی اور بننے کے بعد ملک میں انتشار پھیلانے کی لگاتار کوشش میں مصروف ہے اور اس کی پوزیشن وہی ہے۔ جو عبد الغفار خاں اور اس کے معتقدوں کی ہے اور اس کو اسلام اور مسلمانوں کی بہبودی سے کوئی ہمدردی نہیں اور مودودی صاحب اور ان کے شریک کار محض طالع آزما ہیں۔ جنہوں نے اسلام کو محض سٹنٹ بنایا ہوا ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴